427- عورتوں کے ختنے کرنا واجب اور ضروری نہیں

سوال

ایک عورت لڑکیوں کے ختنہ کے متعلق دریافت کر رہی ہے کیونکہ اس نے حدیث پڑھی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ختنہ کرنے کا طریقہ بیان کیا ہے . . . .
تو کیا عورت کا ختنہ کرنا واجب ہے یا سنت، اور اگر واجب ہے تو اس کی کیفیت کیا ہے، اور کونسا حصہ کاٹنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "المغنی" میں رقمطراز ہیں :

"ختنہ مردوں کے لیے تو واجب ہے، لیکن عورتوں کے حق میں ختنہ کرنا باعث تکریم ہے، اور ان کے لیے ختنہ واجب نہیں، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے، امام احمد کہتے ہیں کہ : مرد اشد ہے . . . اور عورت نرم.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (70/1).

لڑکی کا ختنہ اس طرح ہوگا کہ پیشاب نکلنے والی جگہ پر مرغ کی کلغی جیسی چیز کو کاٹا جائے، سنت یہ ہے کہ ساری کلغی نہ کاٹی جائے بلکہ اس کا کچھ حصہ کاٹیں.

الموسوعۃ الفقھیۃ (28/19).

حکمت یہ ہے کہ اس میں مصلحت کو مد نظر رکھا جائے، اگر تو وہ حصہ بڑا ہو تو پھر اس کا کاٹا جائے، وگرنہ نہ کاٹیں، شائد اس کا بڑا اور چھوٹا ہونا عورت کی خلقت میں اختلاف کی بنا پر ہے، اور اس میں کمی وزیادتی گرم اور سرد علاقے اور ملک کی وجہ سے ہوتی ہے.

عورتوں کے ختنہ کے متعلق مرفوع حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے :

"مردوں کے لیے ختنہ سنت ہے، اور عورتوں کے لیے تکریم"

لیکن اس حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ علامہ البانی رحمہ اللہ کی کتاب السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (1935) دیکھیں.

اور ختنہ کی کیفیت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ :

"مدینہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

"تم ختنہ کرنے میں مبالغہ کرتے ہوئے اسے بالکل ہی نہ کاٹ دیا کرو، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ فائدہ مند اور لذت کا باعث ہے، اور خاوند کے لیے زیادہ محبوب ہے"

سنن ابو داود کتاب الادب، اس حدیث کو ابو داود نے ضعیف کہا ہے.

مندرجہ بالا سطور میں اہل علم کی بیان کردہ کلام ہی کافی ہے.

واللہ اعلم.